

از عدالت اعظمیٰ

راج پتانا ماننگ ایجنسیاں لمیٹڈ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگر

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا،

جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجا گوپالا آیا نگر، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ پارٹ بی ریاستوں پر قانون سازی کا اطلاق انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (II) آف
1992)، جیسا کہ انڈین انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ (25 آف 1953) زیر دفعہ (c) (2) 14 کے
ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ، ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی، 1954 میں سابقہ کوٹہ ریاست میں شامل کی گئی تھی جو
1949 میں ریاست ہائے متحدہ راجستھان کے ساتھ ضم ہو گئی تھی۔ ریاست ہائے متحدہ راجستھان
ریاست راجستھان بن گئی، جو ایک پارٹ بی ریاست ہے۔ انڈین فائننس ایکٹ، 1950 نے انڈین
انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کو یکم اپریل 1950 سے پارٹ بی ریاستوں پر لاگو کیا، جس کے بعد راجستھان
ایک قابل ٹیکس علاقہ بن گیا۔ انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1953 زیر دفعہ (c) (2) 14 انڈین انکم ٹیکس
ایکٹ، 1922 میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس کے بعد انکم ٹیکس انتظامیہ نے تشخیص سال 1950-51 کے
لیے اپیل کنندہ کے منافع اور آمدنی پر ٹیکس لگانے کی کوشش کی جس نے استثنیٰ زیر دفعہ (c) (2) 14
انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت دعویٰ کیا تھا، جیسا کہ 1953 میں ترمیم سے پہلے تھا۔ فیصلے کے
لیے سوال یہ تھا کہ کیا مدھن گوپال کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر اپیل گزار کے لیے
اب بھی یہ دعویٰ کرنا کھلا ہے کہ یہ ترمیم یکم اپریل 1950 سے عمل میں آئی اور یکم اپریل 1950 سے پہلے
جمع ہونے والی آمدنی اب بھی مستثنیٰ ہے حالانکہ یہ چھوٹ صرف یکم اپریل 1950 سے واپس لی گئی تھی۔

مانا گیا کہ تشخیص کے سال 1950-51 میں چھوٹ کی واپسی نے پچھلے سال 1949-50 کی آمدنی کو اس کے برعکس متاثر کیا۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے اطلاق نے راجستھان کو ہندوستانی انکم ٹیکس قانون کے تابع ایک قابل ٹیکس علاقہ بنا دیا اور پارلیمنٹ اس علاقے کے لیے ایک نیا قانون بنانے کی مجاز تھی، جس طرح اس نے پورے ہندوستان کے لیے کیا تھا۔

ترمیم میں فلشن کی گئی زبردفعہ (c)(2) 14 کے تحت سال 1949-50 کے لیے آمدنی پر ٹیکس لگانے کی ذمہ داری کے سلسلے میں چھوٹ کو غائب کر دیا گیا اسے کبھی نہیں دیا گیا تھا اور چھوٹ کو ختم کر دیا۔ ترمیم کا پورا مقصد اور ارادہ تشخیص کے سال 1950-51 کے بعد سے اس نتیجے تک پہنچنا تھا، اور کوئی بچت نہیں ہو سکتی تھی۔ دلیل اس بنیاد کو مانتی ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کو انڈین فائننس ایکٹ، 1950 میں شامل کیا گیا تھا، لیکن اس مفروضے کے لیے نہ تو کوئی مثال ہے اور نہ ہی وارنٹ کہ جب ایک ایکٹ کسی علاقے پر دوسرے ایکٹ کا اطلاق کرتا ہے، تو مؤخر الذکر ایکٹ کو سابقہ ایکٹ میں شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ دوسری صورت میں بھی ہو سکتا ہے، اگر یہ ظاہر کرنے کے لیے الفاظ موجود ہوں کہ پہلے والے ایکٹ کو نئے ایکٹ کے ذریعے دوبارہ نافذ کیا جانا چاہیے۔

سول اپیلٹ دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 26 آف 1956

فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے ایک اور اپیل مورخہ 22 اپریل 1954 آف راجستھان ہائی کورٹ کی تحریری درخواست نمبر 76 آف 1951 میں دی گئی۔
 اپیل گزاروں کے لیے این سی چٹرجی، جے۔ بی۔ داداچھی اور ایم ایس کے آئینگر۔
 کے۔ این۔ راج گوپال ساستری اور ڈی گپتا، رسپونڈینٹس کے لیے۔
 31 اگست 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ ہے۔ راجستھان ہائی کورٹ کے 22 اپریل 1954 کے فیصلے کے خلاف اس عدالت کی خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل ہے۔ اپیل کنندہ ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی ہے، جسے 1945 میں سابقہ

کوٹہ ریاست میں شامل کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس حکام نے پچھلے سال سال 1949-50 کے مطابق اسسمنٹ سال 1950-51 کے لیے اپنے منافع اور آمدنی پر ٹیکس لگانے کی کوشش کی۔ اپیل کنندہ نے استثنیٰ کا دعویٰ دفعہ 14 (2) (c) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت کیا، جیسا کہ یہ 1953 میں ترمیم سے پہلے تھا، اس دلیل کے ساتھ کہ ترمیم کے بعد بھی چھوٹا اچھی تھی۔ اس دعوے کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا، جسے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت پیش کیا گیا تھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

1949 میں ریاست کوٹہ کے ریاست متحدہ راجستھان میں انضمام سے پہلے، ریاست کوٹہ میں انکم ٹیکس کا کوئی قانون نافذ نہیں تھا۔ ریاست راجستھان کے قیام تک، ریاست بنڈی کے علاوہ راجستھان کے کسی بھی حصے میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں تھا۔ 1950 کے انڈین فائننس ایکٹ نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کو ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ پورے ہندوستان پر لاگو کیا، اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ میں مناسب ترمیم کی۔ اس کے بعد راجستھان یکم اپریل 1950 سے قابل ٹیکس علاقہ بن گیا۔

تشخیص کے سال 1950-51 کے لیے، ریاست راجستھان میں انکم ٹیکس نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مدھن گوپال کا برانے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا تاکہ ٹیکس لگانے والے افراد کو یکم اپریل 1950 سے پہلے کی مدت کے لیے ٹیکس کا دعویٰ کرنے سے روکا جاسکے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ چونکہ راجستھان یکم اپریل 1950 سے پہلے قابل ٹیکس علاقہ نہیں تھا، اس لیے اس تاریخ سے پہلے کی مدت کے لیے کوئی ٹیکس طلب نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس عدالت نے راجستھان کی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف محکمہ کی اپیل میں، جس نے اس دلیل کو قبول کر لیا تھا، فیصلہ دیا کہ ٹیکس قابل وصول ہے۔ اس موقع پر فیصلے کی تفصیلات دینا ضروری نہیں ہے۔ اس عدالت کے فیصلے کی رپورٹ یونین آف انڈیا بنام مدن گوپال کا برا (1) میں ترمیم کی گئی ہے۔

موجودہ اپیل کنندہ اور چودہ دیگر افراد نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواستیں دائر کیں، جس میں بعد میں ترمیم کے ذریعے نئی بنیادوں پر زور دیا گیا۔ ان کی دلیل یہی تھی کہ دفعہ 14 (2) (c) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، جیسا کہ یہ یکم اپریل 1950 کو تھا، نے ایک چھوٹا دی، اور یہ کہ یہ چھوٹا 1953 میں مذکورہ شق کی ترمیم سے متاثر نہیں ہوئی تھی حالانکہ یہ ترمیم یکم اپریل 1950 سے ماضی سے متعلق تھی، جب تک کہ فائننس ایکٹ، 1950، جس نے اس علاقے میں انکم ٹیکس ایکٹ کو لاگو کیا تھا، میں بھی ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ اس دلیل کو ہائی کورٹ نے قبول نہیں کیا جس نے آرٹیکل 226 کے تحت

درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس نکتے کا فیصلہ بھی اس عدالت نے مدن گوپال کا برا کے خلاف کیا تھا۔

اس اپیل میں، صرف اس نکتے پر بحث کی گئی ہے، اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ نقطہ ابھی بھی فیصلے کے لیے کھلا ہے۔ دفعہ 14(2)(c)، جیسا کہ یہ 1953 میں ترمیم سے پہلے تھی، مندرجہ ذیل ہے:

"ٹیکس کا تعین کرنے والے قابل ادائیگی نہیں ہوگا۔ ٹیکس کسی ٹیکس دہندہ کے ذریعے پارٹ بی ریاست کے اندر حاصل ہونے والی یا اس سے پیدا ہونے والی کسی بھی آمدنی، منافع یا منافع کے سلسلے میں اس وقت تک قابل ادائیگی نہیں ہوگا جب تک کہ ایسی آمدنی، منافع یا منافع موصول نہ ہو یا موصول سمجھا جائے یا پچھلے سال ٹیکس دہندہ کے ذریعے یا اس کی جانب سے قابل ٹیکس علاقوں میں لایا جائے، یا دفعہ 12-بی یا دفعہ 42 کے تحت قابل تشخیص نہ ہو۔"

ترمیم میں کہا گیا:

پرنسپل ایکٹ کے سیکشن 14 میں ذیلی سیکشن (2) کی شق (سی) میں، الفاظ اور حرف پارٹ بی اسٹیٹ کیلئے ریاست جموں و کشمیر کے الفاظ کو تبدیل کیا جائے گا اور یکم اپریل 1950 سے یہ سمجھا جائے گا۔

"اس ترمیم کا نتیجہ کا برا (1) مقدمہ میں بذیل بیان کیا گیا:-

"اس طرح بیان کیا تھا: ایک اور" یہاں یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ ٹیکس سے چھوٹ اس کی نشاندہی دفعہ 14(2)(c) کرتی ہے۔ پارٹ بی ریاستوں کے اندر جمع ہونے والے انڈین ایکٹ آف انکم، سوائے ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے، اس شق میں ترمیم کے ذریعے جو اپریل 1950 کے پہلے دن سے نافذ تھی۔"

اپیل گزار کی طرف سے پیش ہوئے مسٹرائن سی چٹرجی کا کہنا ہے کہ اس نکتے کو حتمی طور پر طے نہیں سمجھا جاسکتا، اور یہ تبصرہ صرف اس بات کی وضاحت کرتا ہے جو پارلیمنٹ نے کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس نکتے پر دوبارہ غور کیا جاسکتا ہے اور کیا جانا چاہیے۔ اپنی دلیل کی حمایت میں، وہ زور دیتے ہیں کہ انڈین فائننس ایکٹ، 1950 کی منظوری اور رجسٹر ان اور دیگر پارٹ بی ریاستوں میں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے اطلاق کا اثر ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کو اس طرح کی ترمیم اور ترمیم کے ساتھ شامل کرنا تھا جو اس وقت کی گئی تھیں۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی اس کے بعد کی کسی بھی ترمیم کا اصل ایکٹ پر کوئی اثر نہیں پڑا جیسا کہ انڈین فائننس ایکٹ میں حوالہ کے ذریعے شامل کیا گیا تھا، جب تک کہ مؤخر

الذکر میں بھی مناسب ترمیم نہ کی جائے۔ وہ دلیل جسے کا برا (1) کے معاملے میں حمایت نہیں ملی، ایک بار پھر پیش کی گئی، حالانکہ دوسری شکل میں یہ ترمیم یکم اپریل 1950 سے نافذ ہے، اور یہ کہ یکم اپریل 1950 سے پہلے جمع ہونے والی آمدنی، اور یہ اب بھی مستثنیٰ تھی، کیونکہ یہ چھوٹ صرف یکم اپریل 1950 سے حاصل کی گئی تھی۔

ہماری رائے میں، دونوں دلائل کا کوئی ذیلی موقف نہیں ہے، اور اس عدالت کی طرف سے پہلے مذکور اقتباس میں جو موقف ظاہر کیا گیا ہے، وہ قانون کی حقیقی حالت کی نمائندگی کرتا ہے۔ شروع کرنے کے لیے، چھوٹ تشخیص کے کسی بھی سال میں ٹیکس کی ذمہ داری کے حوالے سے ہے، اور تشخیص کے سال 1950-51 میں چھوٹ پچھلے سال کی آمدنی کے حوالے سے تھی۔ اسی وجہ سے، تشخیص کے سال 1950-51 میں چھوٹ کی واپسی نے اس کے برعکس اثر ڈالا۔ پچھلے سال کی آمدنی، 1949-50 جو اس معاملے میں ٹیکس کا موضوع ہے۔ اگلی دلیل انڈین فائننس ایکٹ 1950 کی نوعیت کو غلط سمجھتی ہے۔ اس ایکٹ کے ذریعے، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ لاگو کیا گیا تھا، لیکن انکم ٹیکس ایکٹ کو انڈین فائننس ایکٹ میں حوالہ کے ذریعے یونین آف انڈیا کا حصہ بننے کے لیے شامل نہیں کیا گیا تھا۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے اطلاق نے راجستھان کو قانون کے تابع ایک قابل ٹیکس علاقہ بنا دیا، اور پارلیمنٹ اس علاقے کے لیے ایک نیا قانون بنانے کی مجاز تھی، جس طرح اس نے پورے ہندوستان کے لیے کیا تھا۔ ترمیم میں افسانے نے چھوٹ کو غائب کر دیا گویا اسے کبھی نہیں دیا گیا تھا، اور جب تک کہ کوئی بچت نہ ہو، ترمیم کو چھوٹ کو ختم کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ درحقیقت، ترمیم کا پورا مقصد اور ارادہ تشخیص کے سال 1950-51 کے بعد سے اس نتیجے تک پہنچنا تھا، اور کوئی بچت نہیں ہو سکتی تھی۔ دلیل اس بنیاد کو مانتی ہے کہ انکم ٹیکس ایکٹ کو انڈین فائننس ایکٹ، 1950 میں شامل کیا گیا تھا، لیکن اس بات کی کوئی مثال اور وارنٹ نہیں ہے کہ جب ایک ایکٹ کسی علاقے پر دوسرے ایکٹ کا اطلاق کرتا ہے، تو مؤخر الذکر ایکٹ کو سابقہ ایکٹ میں شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ دوسری صورت میں بھی ہو سکتا ہے، اگر یہ ظاہر کرنے کے لیے الفاظ موجود ہوں کہ پہلے والے ایکٹ کو نئے ایکٹ کے ذریعے دوبارہ نافذ کیا جانا چاہیے۔

انڈین فائننس ایکٹ، 1950 کا تعلق اس علاقے پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے اطلاق سے تھا، جسے اس نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ میں قابل ٹیکس علاقے کی تعریف میں ترمیم کر کے اور اس ایکٹ کو علاقے پر

لاگو کر کے کیا۔ اس کے بعد، ہندوستانی پارلیمنٹ انکم ٹیکس ایکٹ میں ماضی سے ترمیم کر سکتی تھی، اور یہ ترمیم نئے قابل ٹیکس علاقے پر بھی لاگو ہوگی۔ ہماری رائے میں، دونوں دلائل نہیں ہیں۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور اخراجات کے ساتھ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔